Rajinder Singh Bedi ki Afsana nigari ka Tanqeedi jayeza

B.A Urdu (Hons), part-ii, paper-iii

Lecture-1

راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ

اردو افسانے کی تاریخ میں پریم چند کے بعد جن افسانوں افسانہ نگاروں نے اس فن کو موضوع اور فنی اعتبار سے وقار بخشا ہے ان میں کرشن چندر، عصمت چغتائی، سعادت حسن منٹو اور راجندر سنگھ بیدی کا مقام سرِ فہرست ہے۔

بیدی کے افسانوں میں زندگی، رشتے اور معاشرے کے مسائل اور باریکیاں سب زیادہ ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک حساس ادیب کی حیثیت سے انہوں نے سماج میں ہو رہے حادثاتی واقعات کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے جیسے کہ تقسیمِ ہند اور اس کی پاداش میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کے ہولناک واقعات وغیرہ۔ اس سلسلے میں ان کا افسانہ ''لاجونتی'' بڑے ہی معرکہ کا افسانہ ہے۔

بیدی نے اپنے موضعی میدان میں کرشن چندر اور عصمت کی طرح بہت زیادہ نہیں بلکہ کم لکھا ہے لیکن جتنا لکھا ہے تقریباً وہ تمام تر تخلیقات شاہکار کا درجہ رکھتی ہیں۔ ''گرہن''، ''دانہ و دوام''، ''کوکھ جلی'' یہ ان کے افسانوی مجموعے ہیں۔ اس کا علاوہ ان کا ناولٹ ''ایک چادر میلی سی'' کو افسانوی ادب میں بڑا مرتبہ حاصل ہے۔

بیدی کے افسانوں کے افسانوں کو پڑھنے کے بعد انسان اور انسانیت کے بارے میں ہمارے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ انسانوں سے ہماری محبت بڑھتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی لغزشیں زندگی کا حصہ معلوم ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ زندگی، زندگی نظر آتی ہے۔ بیدی کبھی کبھی ایک جملے سے ہی ہمارے دل و دماغ کو اپنے گرفت میں لے لیتے ہیں۔ افسانہ ''ببل'' میں دیدی کہتی ہیں۔............................''ہاں میں

بے وقوف ہوں..........ماں ہونا اور عقل رکھنا الگ باتیں ہیں''۔اور اس جملے گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں۔

بیدی کے افسانوں میں جنس کا ذکر ہے مگر دوسرے افسانہ نگاروں سے مختلف ہے۔اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسرے افسانہ نگاروں کے یہاں جنس کا تذکرہ مستحسن نہیں یا یہ کہ وہ اس کے اظہار میں کامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ یہاں یہ کہنا مقصود ہے کہ بیدی کے یہاں جنس کا ذکر ضمنی حیثیت رکھتا ہے۔جنس ان کی افسانوں میں دوسرے واقعات کی طرح آیا ہے۔ جنسیات کا بیان اگر بیہودگی یا بھونڈے پن کی سرحد کو چھو لے تو یقیناً قابلِ اعتراض ہے۔ہم بیدی کے کسی افسانے کو لے لیں مثلاً ''اپنے دکھ مجھے دے دو'' میں بہت سے ایسے مواقع محض ایک وقعے یا بیان کا حصہ ہیں۔جیسے مدن اپنی شادی کی پہلی رات اپنی ماں کو یاد کر کے رونے لگتا ہے تو یہاں بیدی کے الفاظ ہیں..........''اندو نے گھبرا کر مدن کا سر اپنی چھاتی سے لگالیا''۔

نوٹ: مذکورہ موضوع سے متعلق مزید گفتگو اگلے لیکچر میں ہوگی۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com